گھریلو تشدُّد (روک تھام اور تحفظ) کا بل

Domestic violence (prevention and protection) Bill,2021

(تیسری قسط)

مفتی شعیب عالم
استاذِ جامعہ و نائب مفتی دارالافتاء

''۳:۔ ''گھریلو تشدُّد'': گھریلو تشدُّد سے مسئول الیہ کی جانب سے خواتین، بچوں، نادار اشخاص، یا کسی بھی دیگر شخص کے خلاف ارتکاب کردہ جسمانی، جذباتی، نفسیاتی، جنسی اور معاشی استحصال کے تمام افعال مراد ہوں گے، جس کے ساتھ مسئول الیہ گھریلو تعلق میں ہو یا رہ چکا ہو، جو کہ متضرر شخص میں خوفِ جسمانی یا نفسیاتی ضرر کا باعث بنتا ہو۔''

عربی زبان میں تشدُّد کا معنی'' قوی ہونا، سختی کرنا'' ہے۔ ہمارے عرف میں اس سے مراد جسمانی ظلم وزیادتی ہوتا ہے۔ ظلم وزیادتی اگر خاندان کے فرد پر ہو تو بل میں اسے گھریلو تشدُّد کہا گیا ہے۔ عام طور تشدُّد کا مطلب تکلیف پہنچانے کی غرض سے دوسرے کے بدن پر طاقت کا استعمال سمجھا جاتا ہے، اس وجہ سے تشدُّد سے ذہن' مار پیٹ اور زدوکوب کرنے کی طرف جاتا ہے۔ اگر کسی کو ضربِ شدید پہنچائی جائے تو اسے وحشیانہ اور بہیمانہ تشدُّد کہا جاتا ہے، اور اگر ضرب خفیف ہو تو ہلکا پھلکا تشدُّد کہتے ہیں، گویا قوت وطاقت کا استعمال تشدُّد کا لازمی عنصر ہے، مگر مذکورہ بالا تعریف کی رو سے تشدُّد صرف کسی کے جسم پر پُرتشدُّد کارروائی نہیں ہے، بلکہ تشدُّد' مالی، جذباتی، جنسی اور نفسیاتی بھی ہوسکتا ہے۔

انگریزی میں خواتین پر تشدُّد کے حوالے سے Violence against women کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ Violence کی تعریف آکسفورڈ ڈکشنری میں ایسے پرتشدُّد برتاؤ سے کی گئی ہے جو کسی کو تکلیف پہنچانے یا مارنے کی نیت سے کیا جائے۔ عالمی ادارۂ صحت قرار دیتا ہے کہ: ''جسمانی قوت اور طاقت کا ایسا دانستہ استعمال جو کسی دوسرے شخص یا گروہ کے خلاف ہو، جس کا ممکنہ نتیجہ زخم، موت یا نفسیاتی نقصان کی صورت میں ہو۔'' انسائیکلو پیڈیا آف سوشل سائنسز میں ہے کہ:

۲:- کینیڈا وغیرہ لک میں خاندان کے ایک فرد کو دوسرے فرد کی دیکھ بھال کا فرض یا ڈیوٹی ٹو & (Duty to care) کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے اور ریاست اسے اخراجات اور دیکھ بھال کا معاوضہ بھی فراہم کرتی ہے۔ ایسا شخص اگر ذمہ داری کی ادائیگی میں غفلت برتتا ہے یا ناکام رہتا ہے تو اسے جرم گردانا جاتا ہے۔ ہمارے قانون سازوں نے ان کی نقل میں بے توجہی کو جرم تو قرار دے دیا ہے، مگر یہ د & گوارا نہیں کیا کہ وہاں ریاست لاپرواہی کو کب جرم قرار دیتی ہے۔

۳:- غفلت کی معمولی سے لے کر شدید تک کئی قسمیں ہیں۔ مغربی لک میں بھی ان میں سے ہر صورت جرم نہیں ہے، مگر یہ بل علی الاطلاق ہر قسم کی بے توجہی کو جرم قرار دیتا ہے۔

۴:- اس شق میں Abandonment (عدم خبر گیری، ترک، دست برداری) کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ عائلی قوانین میں اس کا مطلب یہ ہے کہ زوجین میں سے کوئی ایک دوسرے کو بحالت عدم خبر گیری چھوڑ دے۔ اگر والدین میں سے کوئی یا بچے کا محافظ بچے کو قطع تعلق کی نیت سے کسی جگہ ڈال دے یا چھوڑ دے تو Child abandonment ہونے کی وجہ سے یہ بھی قانوناً جرم ہے۔

از روئے شریعت اگر شوہر بیوی کی خبر گیری نہیں کرتا ہے تو اسے نفقہ کے حصول کا حق ہے، اور اگر اس کے ساتھ سکونت کر کے غائب ہو جاتا ہے تو وہ نالش دائر کر کے نکاح ! خ کر سکتی ہے، لیکن جب کسی کی کفالت وحفاظت واجب نہ ہو تو اس سے بے توجہی برتنا قا سزا جرم بھی نہیں ہے۔

۵:- اگر لڑکے یا لڑکی کی حضانت کسی پر واجب ہے اور وہ حضانت سے غفلت برتتا ہے تو حقِ حضانت دوسرے قریب تر رشتہ دار کو منتقل ہو جاتا ہے، مگر اسے جرم مستوجبِ تعزیر قرار دینا درست نہیں۔ اصل میں حضانت ایک رضا کارانہ عمل ہے، ا جب کوئی اور اس ذمہ داری کو اُٹھانے والا نہ ہو یا ہو مگر ا) نہ رکھتا ہو تو پھر قریب تر رشتہ دار پر اس کا وجوب عائد ہو جاتا ہے۔

۶:- اگر لڑکا سات سال اور لڑکی نو سال سے زائد کی ہے تو قریب تر ولی پر اس کی کفالت واجب ہے اور ولی کو بزور وجبر کفالت پر مجبور کیا جائے گا، لیکن اگر کوئی شخص شرعی ولی نہیں ہے تو اسے مجبور کیا جا سکتا ہے نہ ہی سزا دی جا سکتی ہے۔

۷:- جن لوگوں کی ضروریات کی فراہمی کسی شخص پر واجب ہو اور وہ اس میں ناکام نہ رہتا ہو، مگر کسی فرد کی طرف فطری میلان یا قلبی ر%ان نہیں ہے تو اسے لاپرواہی سے نہیں کیا جا سکتا۔

۸:- بعض اوقات بے توجہی بلکہ لا " ضروری ہو جاتی ہے، مثلاً کسی فرد کے برے افعال کی وجہ سے اگر سربراہِ خانہ یا تمام اہل خانہ اس سے لا " اختیار کرتے ہیں تو اسے عدم خبر گیری قرار دے کر قا سزا جرم نہیں گردانا جا سکتا۔ بہت دفعہ شریعت یہ تجویز کرتی ہے کہ کسی سے معاشرتی بائیکاٹ کر لیا جائے۔ نصوصِ شرع میں نہ صرف اس کی اجازت ہے، بلکہ $ اوقات ایسا شرعی وجوب کی

صورت اختیار کرجاتا ہے۔

۹:۔ اگر فیملی کے ایک ممبر نے پوری فیملی کی زندگی اجیرن کررکھی ہے اور اس وجہ سے فیملی اس کا بائیکاٹ کرتی ہے تو کیا پوری فیملی کو سزادی جائے گی؟ اگر سب کو جرم کا مرتکب قرار دیا جائے تو حقیقی مجرم گھر میں اور مظلوم فیملی پوری کی پوری جیل میں ہوگی اور اگر سب کو قید و بند کے ساتھ جرمانے کی سزا بھی دی جائے تو فیملی دیوالیہ اور حقیقی مجرم کے وارے نیارے ہوجائیں گے۔

اگر صرف فیملی کے سربراہ کو سزادی جائے گی تو قانون کے یکساں نفاذ کا آئینی اصول فوت ہوتا ہے اور یہ حقیقت بے نقاب ہوجاتی ہے کہ اس بل کے حملوں کا ہدف خاندان کا سربراہ ہی کیوں ہے؟!۔

حقوقِ نسواں تحریک کی نظر میں تشدُّد کا ذمہ دار خاندان ہے، اس لیے خاندان کو ختم ہونا چاہیے۔ خاندان اس وقت ختم یا کمزور ہوگا جب اس کے مرکزی ستون کو گرادیا جائے گا۔ خاندان کا مرکزی ستون سربراہ خاندان ہوتا ہے، اس وجہ سے اس بل کی دفعات کا خاص نشانہ سربراہ ہے، تاکہ حملوں کی تاب نہ لاکر یا تو وہ خود ہی سربراہی سے تائب ہوجائے یا وہ برائے نام سربراہ رہ جائے۔ دونوں صورتوں میں حملہ آوروں کا مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔

۱۰:۔(الف) یہ بل تضادات کا مجموعہ ہے۔ ایک طرف یہ خاندان کے ادارے کو غیر مستحکم کرتا ہے تو دوسری طرف اسی ادارے سے زبردستی خیر کا طالب ہوتا ہے، مثلاً: اس پر ان افراد کی خبر گیری بھی ضروری ہے جو شریعت میں اس پر واجب نہیں ہے اور اس کی معاشی کفالت بھی ضروری ہے، حالانکہ سوائے بیوی کے ہر شخص اپنے اخراجات کا خود ذمہ دار ہے، بشرطیکہ مالدار ہو اور اگر مالدار نہ ہو مگر لڑکا ہو اور کمانے کے قابل ہو تو اس کا نفقہ باپ پر واجب نہیں ہے۔ نفقہ میں صرف جیب خرچ ہی نہیں بلکہ نفقہ غذائی ضروریات، رہائش اور لباس و پوشاک سب کو شامل ہے۔

(ب) ایک طرف یہ بل کسی بلند اخلاقی معیار کے نہ ہونے پر سزا دیتا ہے تو دوسری طرف اخلاقی بلندی کے حصول کا ہر راستہ بند کرتا ہے۔

(ج) ایک طرف ذمہ دار کی حیثیت (منصبِ قوّامیت) کی نفی کرتا ہے اور قوّام کو اختیارات سے محروم کرتا ہے، مگر اس کے نتیجے میں اگر افرادِ خانہ سے کوئی جرم وقوع پذیر ہوجائے تو قوّام (سربراہ) کو ہی موردِ طعن اور مستوجبِ سزا قرار دیتا ہے۔

مصادر و مراجع

۱:۔ اصطلاحی تعریفات کے لیے ملاحظہ کیجیے: خواتین پر تشدُّد، اسلامی اور قانونی نقطہ نظر، جہات الاسلام، جلد: ۱۳ (جولائی، دسمبر ۲۰۱۹ء) شمارہ: ۱، ص: ۱۶۱۔

(جاری ہے)